



## سوال

(303) کوڑھی والے جسم کا گنا سڑنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں پر یہ کہاوت مشہور ہے کہ کوڑھی (یعنی: جس کے جسم پر سفیدی آگئی ہو) مرنے کے بعد سڑتا گنا نہیں اور اس کے ناخن بال پڑھتے جاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ کہاوت غلط اور بے اصل ہے۔ ہاں صحیح حدیثوں سے انبیاء کرام کے متعلق ثابت ہے کہ ان کے جسم اطہر محفوظ رہتا ہے ”والحق ابن عبد البر ہم الشهداء، والقربی والوزن الحسب، ومراد غیرہ الصدیقین والعلماء العالمین وحامل القرآن العادل بہ، والمرابط، والہیت بالطاعون صابرا محتسبا، والمکثر من ذکر اللہ الحسین لہ، فتلک عشرۃ کاملۃ،“ (زرقاتی علی الموکا 82/2)۔ (محدث دہلی)

مرد کے کفن میں تین مسنون کپڑے یہ ہیں۔ (1) لفافہ۔ (2) ازار۔ (3) رداء۔ لفافہ بھی رداء یعنی: چادر ہی ہے اور ازار بھی چادر نما ہوتا ہے۔ اس لیے ان تینوں کپڑوں کو تین لفافوں یعنی: چادروں کے ساتھ بھی تعبیر کر دیا کرتے ہیں۔ بہر حال تین چادریں یا تین لفافے یا لفافہ، رداء، ازار سب کا ایک ہی مقصد ہے۔

سنت سے مراد وہ طریقہ ہے: جس پر آپ ﷺ نے عمل کیا ہو یا آپ سے قولاً یا تقریراً ثابت ہو۔ اور جائز سے مراد مباح محض ہے جس کے کرنے میں مواخذہ شرعی نہیں۔ نہ ترک پر پکڑ۔ جائز و مباح کے مقابلہ میں سنت سے مراد آپ ﷺ کا طریقہ مسنونہ ہے۔ عورت کو کفن میں پانچ کپڑوں سے زائد پھٹواں کپڑا، اور مرد کے کفن میں تین سے زائد چوتھا کپڑا حدیث سے ثابت نہیں، اوپر سے اوڑھا کر لے جایا جانے والا مصلی یا چادر محض ایک رواجی چیز ہے جس کو جنازہ پڑھانے والے میاں مولویوں نے اپنے فائدہ کے لیے نکال لیا ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، ویسے اس کو کوئی خیرات دینا چاہے تو دے سکتا ہے، مگر اس کا کفن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عمید اللہ رحمانی (7 8 1965ء) (الصلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبید اللہ رحمانی نمبرج: 3 4 ش: 11 1 2 جون تا ستمبر 1994ء 1415ھ)

مسلمانوں کا قبرستان پرانا ہو یا نیا، بہر حال دیدہ دانستہ اس کو آبادی کے لیے استعمال کرنا یعنی: اس کے حصے میں کہ جہاں مردے دفن کئے گئے ہوں رہائش مکان بنانا درست نہیں ہے۔ ارشاد: ”لا تجملوا بیوتکم قبورا،،،“

حکومت کی طرف سے تقسیم ہونے والا دان لینا جائز ہے یہ حق غریبوں کا ہے۔ غیر ضرورت مندوں کو نہیں لینا چاہیے باوجود ضرورت مند ہونے کے اگر بغیر رشوت نہ ملے تو ملنے پر اس

میں سے کچھ مرتبی عملہ کو دے سکتا ہے۔

آیت مسؤل عنہا اعداء سے مراد کافر و منافق ہیں اور دوستی سے مراد ایسا تعلق و لگاؤ ہے جس سے عام مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچنے اندر معاشرہ پر برا اثر اور اپنے اخلاق اسلامی خراب ہوں ظاہری خوش خلقی مراد نہیں ہے۔ واللہ اعلم

عبید اللہ رحمانی (1 3 1995ء) (الضلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبید اللہ رحمانی نمبرج: 3 4 ش: 11 12 13 14 جون تا ستمبر 1994ء 1415ھ)

والدین یا کسی بھی مردہ کو ایصالِ ثواب کا بہتر طریقہ ان کے حق میں دعائے مغفرت اور صدقہ و خیرات کرنا ہے۔ حج کی وسعت ہوان کی طرف سے حج کر دینا ہے۔ صدقہ و خیرات کی بہت صورتیں ہیں: ضرورت کی جگہ کنواں تعمیر کر دینا، دینی مدرسہ یا مسجد بنوا دینا، یا اس کی تعمیر میں جزوی حصہ لینا، مسافر خانہ بنوا دینا، مسجد، دینی مدرسہ میں بجلی فٹ کر دینا۔ دینی مدرسہ میں دینی کتابیں خرید کر وقف کر دینا، یا دینی کتاب کی اشاعت میں حصہ لینا وغیرہ۔ عبید اللہ رحمانی، مبارکپوری 22 9 1386، 4 1 1967ء

(مکتوب بنام محمد فاروق اعظمی)

ضلع بستی کے ذکر کردہ کئی گاؤں میں ایک طرفہ بلوہ، قتل و غارت، سلب و نشت اور حرق کے جو دلفنگار و دردناک حادثات ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مظلوموں کی مدد فرمائے اور ظالموں کو تباہ و برباد کر دے۔ آئین درحقیقت یہ واقعات نتیجہ ہیں باہمی اختلاف و بد عملی کا اثر ہے جب اللہ دنیا کراہیہ الموت کا۔

اسلام نے مدافعت اور بچاؤ کرنا فرض عین قرار دیا ہے پس ”من قتل دون دمہ فوشہید و من قتل دون مالہ فوشہید“، کی روشنی میں کتوں اور بلیوں اور چوہوں کی مت مرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ حملہ آوروں کی جہنم رسید کر کے بہادرانہ موت مر جائے۔

آپ لوگوں کا کام تشبیح ہونا چاہیے مرثیہ خوانی اور ماتم و نوحہ خانی و شکوہ شکایت نہیں۔ عبید اللہ رحمانی (10 4 1965ء) (الضلاح بھیکم پور گونڈھ علامہ عبید اللہ رحمانی نمبرج: 3 4 ش: 11 12 13 14، 1994ء 1415ھ)

ج: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بھی قبر کا اپنی زندگی میں کھدوانا ثابت ہے، اور نہ جو بھر وانا اور اس کو صدقہ کرنا۔ اس لیے یہ رسم فضول اور بدعت ہے۔ عبید اللہ رحمانی مبارکپوری دارالحدیث رحمانیہ دہلی 1366ھ

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 - کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 461

محدث فتویٰ